
LUCKNOW
OUDH PUNCH
اودھ پنچ

قواعد خط و کتابت اودھ پنچ [redacted]

(۱) یہ پرچہ ہر ہفتہ ... کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) اودھ پنچ ... کی خبریں ... پہونچنا چاہئیں
... اپنی ... ہر قسم کی ... بھیجنا چاہیے
... اگر ... چاہیں تو ... بھیجیں ...
... ہوں ... ہر طرح ... کی ... ضرورت ... ہے
... بزرگوں کی ... یہ پرچہ ... اور ... جاتے ہیں
... کسی
... ہوتا ہے گا۔
(۳) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ پیشگی لی جاتی ہے۔
(۴) ... سے ... تصویر ... سالانہ قیمت ... جائے گی۔
(۵) ... کی اطلاع ... کے اندر ... مکمل ... کیا جائے۔
(۶) مضامین اودھ پنچ کی ... پالیسی کے مطابق ہوں گے
... ہوں گے اور ... پر مجبور رہیں ہیں۔
(۷) مضامین ... ایک ہی رخ ... لکھے جائیں
... کی ... ہے۔
نوٹ: جو حضرات ... منی آرڈر میں
نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے ... اچھی طرح ...
... جواب طلب امور کے لیے ... لازمی ہے۔

منیجر "اودھ پنچ" لکھنؤ

شرائط ایجنسی اودھ پنچ

(۱) ... کم از کم ... پرچہ ...
(۲) ... پرچوں سے ... اور ... کرنا چاہیے ... ہوتی ہوں گی۔
(۳) ... پرچہ ... کی ... کی جائیں گی۔
(۴) حساب ... ماہ ... ہوگا اور چہارم
کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔
کسی حالت میں بھی ... واپس نہ لیے جائیں گے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

(پیش ... بیگم خان صاحب)

خوابِ پریشان

بندہ اور ہندی کی دلچسپ گفتگو

حال ہی میں ایک بیاہی ہوئی تھیں مگر اب بہت بوڑھی انگریزی صاحب سے ملاقات ہو چکی۔ لکھتے ہیں سیکڑوں برس پہلے ہم نے دیکھا تھا عالی شان اور مگر کہ جب وہ بیاہ کر آئیں تو ان کا منہ سینگ کے ایڈی کا رنگ ہو گئے گو بھی گئے گو دوسرے جلال و رعب کا وہ اسا نشان باقی تھا جس نے بات چیت کی جرات دلائی۔

بندہ: سلام مبارک ہو۔

بی صاحبہ: ہندی کا نام ساری دنیا جانتی ہے۔ ایک نام ہو تو کوئی بتائے۔ کوئی بھارت ماتا کہتا ہے۔ کوئی مادر وطن کر کے پکارتا ہے — جب سے انگریزوں کے قبضے میں آئی انڈیا کہلاتی ہوں۔ اس غریبی میں بھی حکومت ہند اور گورنمنٹ آف انڈیا نام بتا کے رعب جمانے نہتہ جاتی ہوں۔

بندہ: تعجب کر کوئی ان سے دریچہ برائی۔ تشریف رکھیے۔

ہندی: جی نہیں اب جاؤں گی۔ جاڑا بہار و کو دیر ہوتی ہے۔

بندہ: —

شرم کی بات ہے اس پہ یہ تنگی کا
گورنمنٹ آف انڈیا اتنا بڑا نام اور یہ ذلیل کام

ہندی: کام کوئی بھی ذلیل نہیں —

چلیے میں عیب نہیں دیکھے نہ زیبا کہ تم

آج کل ہندی کا کام خاکساری ہے یعنی ۳۳ کروڑ آدمیوں پر تحقیقت کی جھاڑو پھیرتی ہوں ان کی خوراک سے جو کچھ بچے گا وہ میرے لٹے لٹے افسروں کے کام آئے گا۔ اور عجب نہیں کہ سو جانے کے فضل میں اپنی چٹی چٹی ہو بند نہ لنگا تیلی گھر کی نذر ہو۔ میم صاحب کا اترا ہوا سایہ ہے یا سو دیشی چرنا ٹوپی ستر پوشی کر جائے۔

بندہ: واہ شرم سے نیچے تیری دیکھ ہی صاحب جہاں تک میں نے آپ کی حالت پر غور کیا ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ قدرت کی فیاضی سے آپ کے بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ساہا بال بچوں والی ہیں۔

ہندی: قربان ایسے بال بچوں کے گو دوسرے اچھی ہی ہے نکلتے ہیں۔ جو بھی اس قابل ہوتے تو رونا کاہے کا تھا۔

بندہ: پھر ان کو سمجھا لیجیے۔

ہندی: کس کس کو سمجھاؤں اندھوں کو یا لنگڑوں کو یا بہروں کو یا ناچیوں کو؟ ارے ان ناشدنیوں میں کون سی صفت ہے۔ بس یہی کے دو تین کام کرتے ہیں۔ غریبی۔ فرنگستان کی دلالی۔ یعنی دیشی مال کی تجارت۔ دو بھائیوں کو لڑوا کے اپنا پیٹ پالنا یعنی وکالت۔ خادم بنے پھرنا۔ اپنوں سے نفرت۔ غیروں سے رشتہ داری۔ نوکری ڈھونڈنا۔ بھیک مانگنا۔

بندہ: اچھا اولاد کو جانے دیجیے خدا کی عنایت سے آپ مالدار ہیں۔ جو چیزیں آج اونی اونی سلطنتوں کو بڑی بڑی طاقتوں سے دبنے نہ دیں وہ نہیں آپ کے یہاں بافراط موجود ہیں مثلاً کوئلا۔

ہندی: واہ کوئلوں کی سوداگری میں ہاتھ منہ دونوں کالے۔ گو دوسرے لوگوں کو یہ کالا دھن ایسا بھایا کہ سب ہڑپ کر گئے —

کوئلے کی طرح دل ہے ہمارا جلا ہوا

بندہ: اچھا لوہا تو ہے اور بافراط ہے۔

ہندی: —

لوہا لو اب کہیں اور لوہا جلائے
گر آگ نہ رہے کیا لوہا چھوٹ جائے

میاں یہ لوہے کے چنے ہیں جب کوئی منہ اسے نہ چبا سکے تو میں بیچاری کس شمار قطار میں ہوں۔ لوہے کی کانیں ساحل سے دور ہیں۔ وہ کہ اگر لوہا یہاں نکالا جائے تو باہر کی کمپنیاں رو پا رہا جائیں اور فائدہ گئے گئیں۔ ہندستانی کہاں صرف دوسروں کی بھلائی اور محنت پر واہ واہ کرنا جانتے ہیں۔ خود کوئی کسی کام اپنے ذمے نہیں لیتے نہیں بتاؤ کس واسطے پرے —

زرلی ہے یہاں نہ یا قوت ہی ہے

ان کی وہی مثل ہے کہ دو حاجی ہیں۔ دو لوں کے لیے بانی نہ نام کہ لومڑی کی طرح "میرے دوست تو بہا گھر دو" کہا کرتے ہیں۔ اور جب بہت گھلنے کا وقت آتا ہے تو "ہاؤ نڈ" کہا لاؤ جے سنگھ سے کھلاؤ" جینے لگتے ہیں۔

بندہ: اچھا سونا تو ہے؟

ہندی: ارے کس کے پاس ہے؟ اچھو تو ہو ہ کے بچے اور سونا! یہ تو ایک صاحب پسند دھات ہے۔ کیسا سونا کیسا سودا —

مجھے وہ نہ کیا قدر زرو گوہر سمجھتے ہیں
اسے مٹی سمجھتے ہیں اسے پتھر سمجھتے ہیں

میں بیچاری کالے منہ کی ٹھگی ہوئی ہوں سونا مجھے دیکھ کے طعنہ دیتا ہے —

سونا کہے سنار سے او تم میری ذات
کالے منہ کی گھونگچی تلے میرے ساتھ

میں اسے کو طعنہ دیتی ہوں —

لالوں کی ہیں لالڑی لال ہی میرا رنگ
کالے منہ کی ہے بھری تلی تیسے کے سنگ

چلیے میں اپنی طرف خوش سونا اپنی طرف خوش۔

بندہ: مجھے خوش ہیں ان سب کو جانے دیجیے — مٹی کا تیل تو ہے؟

ہندی: جو کام میرے بیٹے ہو کام میری جان جلتی ہے۔ اتنا معلوم ہے کہ در در پیاز سیاہ۔ ناک کے نتھنے نکلا اندر سے کالے ہیں۔ ماشاء اللہ خیر صلاح تمہاری عقل تو کوئی لے گئی ہے۔ بھلا ولایت کے سرمایہ داروں سے کوئی ٹھیکے لیتا ہے روئی کے کارخانوں میں ایک تہائی کے وہ حصہ دار۔ جوٹ اور سن کی تجارت انہیں کے قبضے میں۔ اون باقی۔ کاغذ سازی شراب کشی۔

شکر سازی ۔ دیشم بافی ۔ روغن کشی ۔ بیگری ہنر کے کام تھے جن پر قناعت کی کے دو مالک ۔ سوائے ان کاریگروں کے اور کوئی بھی صنعت یا تجارت یا دھندا ہے جسے ہم اپنا کہہ سکیں ۔ چھ سال سے دو ایک بیمہ کمپنیاں کسی قدر چلنے لگی ہیں کاروبار تجارت ایک آدھ ساہوکار سے کی گھنی ہنر کے ہاتھ گئی ہے ۔ ورنہ یہ حال تھا ۔

مورا سناکر واجال بیچے ہے

مات کی بارے بھلی انگلی پینے جال

مورا سناکر واجال بیچے ہے

کھیت گر تو تنا دیں ہیں سے نکا ہوت آئے لیٹے کھا گئے ۔ سو وہ بھی اپنی قسمت سے قدرتی پانی کا محتاج ۔ اور سرکاری مالگزاری کا زیر بار ۔

بندہ ۔ بی صاحب یہ تو بڑی ناشکری ہے آپ کو شکر کرنا چاہیے کہ سودیشی تحریک کے طفیل اب بہت سے کام جاری ہو گئے ہیں ۔ ملیں بنی ہیں ۔ کوڑھا تیار ہوتا ہے ۔ دیاسلائی کا کام جاری ہو گیا ۔

ہندی ۔ ارے ہوش کے ناخن لو ۔ آئے وہاں سے باتیں بنانے ۔ ولایت کے مقابلے میں یہ کام بھلا کیا پنپ سکیں گے ۔ بچا ہاتھ کا کشمش بھی دستکاری والا کاریگروں سے چھڑا کر بیکار بنا دیا ہے ہندی کی کاریگری کیوں دل کو بھائے گی ۔ ملیشوں کا حال تو یہ ہے کہ نیچے ریشم کی باریک لائقی بنیان پہنتے ہیں اوپر سے موٹا کھدر کا دھاگہ

بندہ ۔ اچھا زمینی اور جنگل تو ہیں ۔

ہندی ۔ ارے خاک ۔ زمین کا تو قصہ تھا ہی دار بچارے کی کسی سے مارا گیا جنگل سرکاری ہیں ۔ نہ چراگاہ بن سکتے ہیں ۔ نہ ایندھن کے کام آ سکتے ہیں ۔ اور اگر جنگل میدان بنا دیے جائیں تو بارش موقوف ہو جاتی ہے ۔

بندہ ۔ اچھا ٹیکس تو ہیں ؟

ہندی ۔ تو نہیں کوئی تمہارے باپ کی ہیں ؟

[illegible] بیچاری [illegible] جائیداد [illegible] آج [illegible] اٹھا ۔ ان پیچ [illegible] ہیں ۔ ان [illegible] اور تاجر باہر والوں کے [illegible] بیچارے [illegible] بھرتا جاتی ہے اور [illegible] ہیں ۔ ۹۹ فی صدی مفلس و بے روزگار ۔ اگر کل یہ محصول بند ہو جائے تو ولایت والے ان بیچارے حاکموں کا ناطقہ تنگ کر دیں ۔

بندہ ۔ تو حاصل کلام یہ ٹھہرا کہ اب بے شک کبھی اس قابل نہ بن سکیں گے کہ صنعت اور تجارت زراعت حرفت کی ترقی اور آمدنی کی زیادتی سے گری ہوئی حالت کو سنبھال سکیں ۔ بجٹ میں ہمیشہ تو ٹا آمدنی ہی سے اخراجات خزانے میں دام بھیروں پہنچتا رہے گا ۔ باہر والے گراں اجرتوں پہ چند روز کے لیے بلائے جائیں گے اور چند سال کے بعد ہماری تنخواہیں گھر کے سدھار جائیں گے جب بڑے ہوئے تو کمیشن بیٹھیں گے اور وہ ادا لبسکٹ کھانے اڑانے کے بعد کاغذ پر دو بول لکھ دیا کریں گے ۔ خرچ گھٹاؤ ۔ آمدنی بڑھانے سے پہلے خرچ گھٹاؤ ۔ خرچ گھٹنے کی دوا میں ہمارے لائقی یافتی ملازم مبتلا ہوتے رہیں گے اور آپ کے ہاتھ میں یہی جھاڑو دیتے رہیں گے ۔

ہندی ۔ مگر تیرے جیتی نفرہ بھر تو اور کیا چاہتا ہے ؟ اور سارے انتظام کا خلاصہ دو حرفوں میں ہے ۔ تخفیف کی "ت" اور ٹیکس کی "ٹ" ۔ مجھ کو خدا نے اعتراض کرنے کے لیے پیدا کیا ہے ۔ مفسد باغی ٹھہرو جا ت ت ٹ ت ٹ ت ٹ ت ٹ ۔

ارے تو بڑا ہی بے ہودہ ہے ت ٹ کتنی جاتی ہیں اور ہاتھ سے جھاڑو کا وار

[illegible] دو [illegible] شانی [illegible] بیان [illegible] شکل [illegible] جاتی [illegible] کی جگہ دیتے خوب بجا [illegible] ساتھ جانی کی حقیقت بھی ہو جاتی ۔

راقم

روشنی لعل

لطائف

پیشہ نہیں مرض

"کیوں میاں صاحبزادے تمہارے ابا کا کیا پیشہ ہے ؟"

"جی وہ شاعر ہیں ۔"

"او خدا ترس کہو وہ بیچارے دائم المرض ہیں ۔"

لڑکا ۔ کیا منہ دھونا ضروری ہے ؟

ماں ۔ بیشک ۔

لڑکا ۔ کیوں ؟

ماں ۔ میل کچیل چھوٹ جاتا ہے منہ صاف صاف ہو جاتا ہے ۔

لڑکا ۔ مگر تم تو منہ بھی دھوتی ہو اور بوڑھی بھی ہوتی ہو ۔

تعلق کی تشریح

"راجہ اور ڈے کہتا ہے کہ اس کا پردادا کسی لارڈ کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا ۔"

(فریب) ۔

"جب ہی میں نے سنا تھا کہ ایک بیچارا بڑھا عمر رسیدہ (معمار) کسی لارڈ کے بیان مرمت کرتے کرتے کوٹھے سے نیچے آرہا اور بیچارا مر ہی گیا ۔ خدا بخشے ۔"

جلد ۱۹ نمبر ۲۲

مضامین

(از حضرت سید علی احمد صاحب)

کیفیات

(۱) ایک جلسے کے قریب ہو جلسہ کہ ہوئی میں ہوا
اور کے قدم کو جست سے دیدہ بے گلستان میں بوستاں ہوا
ہے۔ لوگ کہتے ہیں ؎

ہی با صد حیرت بحال ہے بیخ کو سفلہ
ایک جنہوں نے کر دیا سب کا دل ساں ہو کر
ماری کا قول ہے ؎

فصل شباب دیدم و چوبو امید وار م
کہ زہرہ پری یا عم ہوا سے نیک نامے

راجہ صاحب تاجدار فرماتے ہیں ؎

بچشم حسن مستی و عیش کو شی و مستی
کیمیا ہے یہی کار دوں کند گدا را

پنچ ہوں نہ مرد سکتے ہیں ؎

آسائشی دو گیتی تفسیر این دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

(۲) سنا جاتا ہے کہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۳ء کو ملک الملک
مدیر الملت والدین ہو جائیں گے

بیا اے شیخ در خم خانۂ ما
شرابے خور کہ در کوثر نباشد

کہتے ہوئے گھڑا آ ئے اور میاں کی ایک کو کھنی پی کر
بچوں دوستی بنانے والے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ
دلہن ایک ہی ایک مختصر میں فرق ہوا کا تعلق
کرنے لگے جب ہو وہ باقی نہیں تو اس پہلو دار
سے کیا حاصل۔ مصنفین کی رائے ہے کہ دونوں
شعر سے ایک وقت ہوا اور دونوں ابھی رہیں گی
کیونکہ بہت ممکن ہے کہ جو اسے دو ابھی خوشگوار کی

سے ہوتے ہیں اور دنیا کو دکھانا ہے کہ لا کر فرقہ کی گئی
تصویر دیکھی کہ جل ہو یہ ضرور ملی اور ان کے
پوست کا شمارہ مرد سے آ کر سر اندر جا کر وزیرا
دراز اور کشادہ کر دے۔

اس سلسلے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سنا کی گئی
مدرسہ کی بنیاد کی تعمیر میں ایک ٹھیک ہو ملے کے
ساتھ ہی پاکستان کا آرام کرنے والی ہے اور جنوبی
سے ملنے کو لئے ہیں کہ نہ پیوند ہرگز نہ آئیں گی
کیونکہ اول تو ؎

سادگی زیور ہے ہر حسن کے لیے
دوسرے نزاکت کا وار راستہ چلے گا۔
بہر حال وہ ایک دن بہار آرائی ابھی رہے گی
اور رقم کھری میں ایمان بھی آجائے گا۔
(۸) عبدالرحیم کرتار ور کہتا ہے ؎

آپ دلکش بھم آمیختہ از لب لعل
چشم او در کر بہ شیدہ باز آمدہ

(۹) کسی ریشمی کیا اچھا خوش قسمت امین الدولہ لاک
ہیں جو ہر سو ولیشی کا نقش کا پردہ چھلنے اور میاں کے
دو تکان سر و قد کو ساریاں پہنانے والا ہے۔
اکثر مجھ کو زمانہ شناس لوگوں کی رائے ہے
کہ اس مرتبہ کا نقش میں ایک آرٹ گیلری ضرور ہو
جس میں دو دستی تصویر ہیں دونوں کناروں پر
اور ایک بیچ میں اس طرح لگا دی جائے کہ دیکھنے
کے درمیان ہو کر ناظرین گزریں۔
والدہ کی تصویر ایک نہایت حسین و جمیل عورت
کی ہو جو سرخ لباس ہرا پانی میں ٹانگیں پھیلائے
کھڑی ہو اور اپنے بچے کے جب جھنکار ہو تو تعریف کا
کیے ہو۔ تھکو نکا درمیانی فاصلہ اس کا چہرہ ہے
ایک کا مسافر نکل جائے۔ ایک ہاتھ میں جام دوسرے
میں صراحی ہو۔ پیشانی پر لکھا ہو ؎

فریاد کہ ناخدائے کشتی
کشتی کو مری ڈبو رہے ہیں

بیچ میں دوسرا قریب کے عزیزی ایک کمان جو
جس کے ایک طرف لکھا ہو ؎

تیر نگاہ ناز کی ہمت سے بچائے
دوسری طرف لکھا ہو ؎
آ کے شیشے کو مار جو سے بچانے ہیں

دوسرے کنارے پر یاد ہر بچے کے مقام پر ایک
بادن نامرد کی تصویر ہو گرم سے ستمال و جان
ہاتھ میں جنم سوتی پیشانی پر لکھا ہو ؎

تو وقتیکہ جان آں سینہ دل باد ہش باد
کہ در آساں پیشہ و کار مرا مشکل کرد

نیاز مند لکھنوی

جامع اللغات

(نمبر ۱۱)

مرشد فرقانی میں بی جامع اللغات اپنے عنوان کے تحت
۱۱۱ اطلاق (ع۔ مذکر) ۱۔ آزاد کرنا چھوڑ نا کھولنا
۲ کھلا ہوا جانا۔ ایک چیز کا دوسری پر عائد کرنا دکھا
ہونے کے ساتھ ۳ طلاق چھوڑ نا عورت کی۔
اطلاق (مکسر ع۔ مذکر) الگ رہنا تعلق نہ رکھنا
آزاد ہونا ۔۔

ادب جناب التماس کرتے ہیں کہ اطلاق کے جتنے معنے
اوپر لکھے گئے ان میں سے کوئی بجز ایک معنے کے
یعنی استعمال و دلالت اور کوئی معنی اردو میں
مستعمل نہیں۔ مثلاً کہتے ہیں مثلاً اس کے
کا اطلاق فلاں کے پر بھی ہو سکتا ہے یعنی دونوں
کا استعمال یکساں ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی
نہیں ہو تا کہ میں نے اپنے غلام کو اطلاق کیا آزاد
کر دیا۔ میں نے کہا تا اطلاق کیا ہم ڈرا میں نے
گھر ڈرا اطلاق کیا دکھلاں میں نے فلاں بات
اطلاق کی درکشی یا یوں میں ان سے اطلاق نہیں رکھتا
دتعلق نہیں رکھتا ہیں ان سے اطلاق رکھتا ہوں۔
دلگ رہتا ہوں یا بندہ اطلاق ہوں (آزاد ہوں)
اس کے علاوہ طلق اور طلاق میں بھی زمین و آسمان
کا فرق ہے بقول بی جامع اللغات طلق بالتحریک
کے معنی عورت کو طلاق دینے کے ہرگز نہیں طلاق
ایک فقہی اصطلاح ہے جو طلاق سے مختص و دو مختلف

ہے۔ اور جب تک بے رنگ نہ ہو [illegible] وہ چاہے نفرت کی صورت یا زوجیت کی صورت میں اس وقت تک صرف معشوق ہے جو طلب ہو [illegible] خاص الفاظ [illegible] جن کے پیٹ میں [illegible] طلاق کے معنی [illegible] پیٹ میں کھرا اور کھانا ہے [illegible] جن کا عربی میں وجود ہے [illegible] طلق۔ طلق۔ طلق۔ تطلق۔ اطلاق۔ طلق۔ ان سب الفاظ کے معانی عربی میں جداگانہ ہیں اور سلامتی سے جو کچھ صاحب کتاب لغات کے پیٹ سے نکلا ہے وہ اپنے عربی باپ کی صورت سے مشابہت نہیں رکھتا۔ حکایت ہے کہ ایک عورت کو پیٹ رہ جانے کا مرض ہوا۔ شوہر صاحب چونکہ زیادہ بدصورت کالے کلوٹے [illegible] تھے سامنے جلوہ افروز تھے۔ عورت نے [illegible] کے وقت میاں کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ میاں نے پوچھا کیا ہے؟ کہنے لگیں پیٹ میں بچہ [illegible] اور شبہ ہے پھر اگر پیٹ میں [illegible] آ جس کی شکل

اس وقت بچہ ان کے مقابل ہو گا اسی کی صورت قبول کرے گا۔ اس وجہ سے میں نے [illegible] کر لو [illegible] کی ہے [illegible]

شوہر صاحب تھے ظریف کہنے لگے [illegible] بچہ کیا کرنا ہے۔ جو کہیں بچہ خوبصورت ہوا تو ہمارا [illegible] کو عیب لگے گا۔

ہم نے اس لفظ کی تحقیق میں عربی لغات کی طرف رجوع کی۔ اور آخر میں معانی کے [illegible] بچے باپ کے ہم شکل [illegible] پنجابی بولی کی طرف [illegible] گئے۔ ہم مؤلف صاحب کے شکر گزار ہوں گے اگر وہ محض لفظ طلق یا اطلاق کے اتنے معنی صحیح و معتبر لغت سے دکھا دیں گے۔

عربی زبان کے ماہر ہندوستان میں آج کل ہزاروں ہیں۔ بلکہ [illegible] ہندوستانی مسلمان اس زبان کے حاصل کرنے اور جاننے میں [illegible]

[illegible] زبان کی [illegible] ہے [illegible]

[illegible] مثلاً لفظ اطلس (ریشم) ایک قسم کا [illegible] ساٹن [illegible] اگر [illegible] کے نکل جانے [illegible] ہندوستانیوں نے کسی ریشمی کپڑے کا نام اطلس رکھ لیا [illegible] ہو گیا [illegible] کپڑے کو اطلس کہتے ہیں۔ سپاہی [illegible] اطلس کہتے ہیں۔ اطلس [illegible] بڑی [illegible] جائے [illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

([illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible])

[illegible]

بسم اللہ

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

([illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible])

[illegible]

بسم اللہ

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

([illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible])

[illegible]

بسم اللہ

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

[illegible] اصطلاحات [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] ہیں جو [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] لیکن [illegible] استعمال کرتے ہیں [illegible] ہیں۔

[illegible] کہ [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] اور [illegible] دوسری کتاب میں اور [illegible] لیں دے گا۔ ہاں اگر [illegible] واضح معنی [illegible] ہے۔

[illegible] ہیں [illegible] کوئی [illegible] معنی [illegible] نہیں کر سکتا۔ [illegible] کی خاصیات سے [illegible] ہوگا۔ [illegible] کے معنی [illegible] کہاں [illegible] کہاں [illegible] خواہش [illegible] جانے [illegible] کس [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ہے۔ خواہش اور [illegible] میں بھی زمین آسمان کا فرق ہے۔ آخر [illegible] کی [illegible] جامع اللغات کو ضرورت ہی کیا ہے کہ کوئی اس سے پوچھے [illegible] کے معنے جو آپ نے [illegible] کے بتائے ہیں۔ [illegible] ہے [illegible]؟

[illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] کی [illegible] کی [illegible] ہے۔

[illegible] کی [illegible] ہے [illegible] گزار [illegible] کوئی [illegible] ہوتا [illegible] مستعمل ہے۔ البتہ [illegible] (کبیر اول) کا [illegible] ہے۔ گو صاحب جامع اللغات [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کے معنے ہیں [illegible] بہت [illegible] ہوتا۔ اور اسی [illegible] ایک اصطلاح وضع ہوئی ہے [illegible] کی [illegible] ہے۔ مستعار [illegible] کی نسبت بہت [illegible] اور [illegible] کے مطلب [illegible] کرتا یا اصل مراد سے زیادہ [illegible] کی زیادہ [illegible]۔

[illegible] ہیں [illegible] استعمال [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] اور [illegible] ایک [illegible]۔

[illegible] اعتزال ہیں۔

اعتزال [illegible] الگ ہونا۔ [illegible] ہونا [illegible]۔

[illegible] اعتزاز [illegible] ہیں [illegible] ہوتا [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہونا [illegible] اعتزاز [illegible] سے [illegible] کو [illegible] کوئی [illegible] نہیں۔ بھلا کوئی اعتزاز و فخر کے جو معنی ہیں لغت عالم نے تحریر فرمائے ہیں کسی کتاب میں دکھا تو دے۔ جو معنی ہم نے لکھے [illegible] اعتزاز اور کسی معنی میں مستعمل نہیں۔ [illegible] کے معنی عزت [illegible] کے [illegible] بکثرت [illegible] ہے۔ [illegible] کو اور [illegible] کے [illegible] ہوتا۔

آگے چل کر [illegible] ہوں [illegible] ہوتا ہے۔ اعتزال [illegible] ہو جانا۔ الگ ہو جانا۔ اختلاف۔ مخالفت۔ نوکری [illegible] یا تخت یا گدی سے دست بردار ہونا۔

[illegible] اور [illegible] دور رہنا۔ باز رہنا [illegible] معنی ہوئے۔ خدا جانے نوکری اور گدی کس معنے کی [illegible] سے پیدا ہو گئی [illegible] صرف [illegible] معنی لیے جاتے ہیں۔ [illegible] معزول ہونے کی جگہ اعتزال کوئی نہیں بولتا۔ جاہلوں کی بات دوسری ہے۔ اس لفظ کے اصطلاحی معنی وہ ایک اور بھی ہیں [illegible] سے [illegible] اس [illegible] سے [illegible] کر [illegible] رہے۔

[illegible] اعتزال مشہور ہے [illegible] اہل سنت اور خوارج کو [illegible] اپنے حلقے سے گمراہ سمجھ کے خارج کر دیا۔ اردو کتابوں [illegible] مذہبی کتابوں میں [illegible] اعتزال و فرقہ معتزلہ کا نام بکثرت آتا ہے۔ مولانا ابو الکلام آزاد کو اس فرقے سے خاص دلچسپی ہے پہلے پہل [illegible] جب وہ مضمون نگاری کی طرف مائل ہوئے تو لکھنے سے لسان الصدق [illegible] کا ایک اردو [illegible] نکالا۔ اشاعت عقائد معتزلہ اس کا خاص موضوع تھا۔

[illegible] جامع اللغات [illegible] انداز [illegible] اختصار [illegible] میں [illegible] کے بعد [illegible] [illegible] رہا تھا۔

ظاہر ہے کہ یہ معنی صرف عربی میں ہی [illegible] ہیں لہٰذا ان کے ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ البتہ [illegible] کے معنی میں [illegible] لکھے آدمیوں کی زبان پر جاری ہے [illegible] لغت عالم صاحب کو سوجھا ہی نہ ہوگا۔ اسی سے ماخوذ ہے معصارہ جو کہ یونانی [illegible] اخباروں میں [illegible] زبان زد ہے اور جس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو شیرہ کسی نچوڑی ہوئی چیز کا دوسرے [illegible] جہاں [illegible] تیل کو معصارہ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دانے سے تیل نچوڑتا ہے۔ دبانا عام ہے جس سے نچوڑنے کا مطلب [illegible] واضح نہیں ہوتا۔ ضروری چیز نچوڑنا [illegible] جاننے ایسے معنی بتا دیے جو کسی اردو داں کے مطلب کے نہیں۔ یہ کیا اندھیر ہے کہ [illegible] عربی لغت میں جتنے معنے تھے وہ سب [illegible] جو قابل اظہار بات تھی وہ بھی [illegible] مشرق میں [illegible]۔ [illegible] کہاں سے آتا۔

[illegible] ہر [illegible] میں [illegible] قسم کی غلطیاں نکلتی ہیں۔ لوگ اس [illegible] کو بہت [illegible] ہیں۔ خدا جانے ان کا مطلب کیا ہے۔ [illegible] کیا؟ آپ کی خاطر سے ہم اصطلاح موقوف رکھیں اور اس [illegible] کے خواہ [illegible] کے [illegible] ہونے دیں بھلا خیال تو کیجیے کیسی نازک [illegible] ہے۔ خدا تو [illegible] حالات [illegible] کرنے والا دلیل ہی سے [illegible] اور [illegible] الادلیل ہی سے ہیں۔ اور آپ کہیں [illegible] صاحب آپ تو نور اللغات اور جامع اللغات [illegible]

زندگی کا تجربہ ہے۔ صاف رکھے ایسی عورت ہر جس کرتے ہوا اور مذہب کی جان اور شفاف کرتے اور عریانی میں اسلامی دنیا کا اپنا بڑا خواب اڑ گیا ہے۔ عورت ہے مل جتنا فرض ہے اور بے ایمانی ہے۔ خدا اس سے ہر مومن کو محفوظ رکھے۔ دوسروں کو عشق ہے وہ ایسی عورت کر کے اپنے عزیز دل کا پیٹ بھاتی۔

(باقی آئندہ)

نگارشات بابا بار القادری

نائمہ کی آپ بیتی

مسز شیرازم اسلم جلیل خزانچی بکھر یو لیکر زادہ مجیبہ ملتے میں ایک امیر گھر کی لڑکی پھنسے گئی۔

صحت ہری سیلی بھی ہکے۔ ماہ واک۔ آستانی کشی اور لڑکی۔ شریف گھرانے کی لڑکی تھی۔ ایک مرتبہ ذرا سی بھنس گئی پھر بھی بگڑی نہیں۔ ماں نے وہ دو یا دو اسکول کی آمد و رفت، ہی چونکہ دریا پور ہوئی کہ کٹر اسے کا سرقع دیتا تھا لیکن قسمت نے شادی ایسے زندہ اور بے حیا کے ساتھ کروائی جس کے نزدیک بہترین اخلاقی شرافت اور دیکھا دی یا پارسائی تھی۔ اس کا نتیجہ اور کچھ نہیں ہوا کہ سمجھ جال کے پردے اٹھ گئے جنھوں نے اندر رکھے شوہر صاحب کو ٹھنڈے ٹھنڈے دار الجبار سمجھا دیا اور بی بی پر آزادی سے ڈورے ڈالنے لگے۔ ذرا آزاد رہنے کے بجائے ایسے ہی کہ تنہائی یا پردے کی گندی ہوا میں رہنا پسند نہ کیا۔ وہ ایکٹرس بن گئیں۔ اسی آوارگی میں زمانے کی سیکڑی سال کے ڈھیر لگائے اور ایک عورت عاشق عاشق نادر مرچ سہ نکالا۔

یہ قصہ ہے جسے ایم اسلم صاحب نے لکھا نہ ہو دنیا ہے کے ساتھ بیان فرمایا۔ الحق جس طرح (فاحشہ سنبدہ مستقل ہو) اور رقاصہ باسلطنی جانی

میں ہو گیا اس کی بہت واضح ترقی دکھائی ہے کہ میں صرف ایک ہی عورت پیچھے ایک کے گھمنڈ گر کو دکھا کی اور کیلا جیسے میں دو مقام جہاں کی کی ماں اور انسانی کی ساخت خود نے اس طرح بگر حاذق کے جال میں پھنسا گیا لیکن نہایت واقعات کا انداز میں تکرار نہیں۔ دنیا بھر کے ساتھ نہیں ہوا دونا پڑی ہی تاکہ کسی فن کے تعلق عمل مخصوصہ ہیں۔ دانا ہو تو دنیا کی اصلاح کے واسطے ہر تاریخ اس کے اظہار پر بھی رہے۔ (ہماری سلطنت)

پس ہر حال یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر حد تک گزرے ہوئے نئے نئے واقعات سے نفرت پیدا اخلاق سے عقل سے فرامیں اور اس پر عمل کریں۔ کتاب نہایت عمدہ کاغذ پر مطابق مذہب مجلد اور مولف کی سعی شایستہ مشکور۔

گناہ کی راہیں

یہ مولف موصوف کے سات افسانے ہیں۔ شاعر کتاب ہے :

ابھار آوارگی کی ہر فتنہ کا سبب
ہمارے ہیں گر عام عجب بچا کیا

واقعی آوارگی کے اسباب کسی ایک احاطے میں نہیں آسکتے۔ لَہٗ فُنُوْنٌ وَلِلْجُنُوْنِ جُنُوْنٌ۔ ان سات کہانیاں دلچسپ ہیں۔ یہ سب ایک رنگ آہنگ کی نہیں۔ ہر ایک کے جدا رنگ نظر کر رنج ہوتا ہے کہ یہ بات نہیں کہ اس میں کوئی علم اخلاق کی غلطی ہے۔ نہیں کہانی ہماری ہے۔

بے استادی کا ایک عجیب

آپ	ایک ساعت دنگ کر ر جانے ہیں۔
آپ	[illegible]
آپ	[illegible]
آپ	[illegible]
آپ	ان تمام امور کا مفید مشورہ حاصل کر سکتے ہیں

ایک کارڈ لکھ کر نہایت عمدہ مشورے سے مطلع ہوں
کہ ہم شاستری آگر بہت خوب ہے۔
پتہ: سنگھ نگر (ہری ہر جاندھر) گاندھی آواز

[illegible] کا شکریہ [illegible] ۔۔۔ کے ساتھ [illegible] مضمون کی [illegible] تمام لوگ [illegible] کتاب بہت عمدہ [illegible] معلوم ہو سکتی ہے [illegible] کے تاکہ [illegible] بھی [illegible] کرنا چاہیے اور معزز دوست بھی۔

مولانا نیخ کی نوٹ بک

"ایمان کی حقیقت"

آپ جانتے ہیں ایمان کیا ہے حقیقت [illegible] دو ایمان اور حقیقت [illegible] لیکن اس کی حالت بے وزن حقیقت کو ایمان کی [illegible] روشن ہے۔ یعنی ایمان معرفت کر کے [illegible] ہر شخص بچے سے زیادہ بڑھا

کس واسطے قرار دادا اور تصحیح طلب

[illegible]



دریتیم رہا ہے دل لعل محمد کے لئے بے پایاں ہے دل اگر غم عظیم القوم مجھ پہ یاد مرسہا

تیرے چلے میری طرح بیڑا پار لگا دے ۔ پھر سے کوئی وادی تجھ سے ۔ گر ہو یہ ....


جاری شدہ ۱۸۳۹ء
ٹیلیفون نمبر ۱۳۹
صرف پبلک کی سہولت اور فائدہ کی غرض سے کارخانہ نے نہایت معقول کمیشن مقرر کر کے ایجنسی دینے کا
اعلان کیا ہے
اصغر علی محمد علی تاجر عطر حنا بلڈنگ لکھنؤ
شاخ:- قنوج حیدرآباد دکن دہلی منصوری
تار کا پتہ "حنا" لکھنؤ

اور ہر صفحہ غلطی میں انقلاب ہے۔ [illegible]
آئندہ [illegible] جانب سے [illegible] ظاہر ہے کہ ان سے
مراد محض [illegible] ادب [illegible] اصلاح [illegible]
حکومت کی [illegible]
عوام [illegible] کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہم ایک فن پر مستقل کتاب
[illegible]
[illegible]
پہنچا۔ اور وہ [illegible]
[illegible]
اعتراض نہیں [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
کی عبارت ہی [illegible]
یوں [illegible] میں آئے۔
[illegible] ایک خشک بحث
[illegible] ظرافت کے پہلو
کتاب میں نکل آئے۔
ظرافت اہل جانب کا حق ہے۔
کتاب کے علاوہ مؤلفین
کی ذات سے کوئی تعرض
نہیں کیا [illegible]
کی۔ اب اور کیا کرتے۔
سلسلہ جاری ہے اور
شاید [illegible] اس وجہ سے
جاری رہے گا کہ ہماری
قوم میں کوئی بات کا [illegible]
غلطی سے کوئی درست اور معتبر کتاب اس
فن کی شائع کر دینے والا [illegible] نہیں [illegible] غلطی
[illegible]
[illegible] مستند [illegible]
کتابوں پر اس غلط کاری کا اثر بہت برا پڑے گا
جو کچھ ہم سے اصلاح ہو سکے رعایت و مروت

کے تجزیہ کر دیں۔ شاید کسی وقت آئے اور
کوئی امیر [illegible] (ظاہر شاہ) [illegible]
کا [illegible] کی [illegible] زبانوں سے دل
ہونے کے صدق میں [illegible] و تالیف لغات پر
ہی متوجہ ہو جائے۔ تو ہماری شائع کی ہوئی
اصلاح اس کے کام آ جائے۔ پچاس سے

زیادہ [illegible] اس کام میں اب تک صرف ہو چکے
[illegible] نازک دماغوں نے
اس پر ناک بھوں چڑھائی۔ مگر ہمارے نزدیک
انشا ایسے [illegible] حرام ہے۔ یہ لوگ تھے
[illegible] چپ رہے۔ مگر [illegible] اس
[illegible] میاں حقیقت صاحب کا

ایڈیٹر [illegible] ہمیشہ [illegible] علم رہنے کے
باوجود کبھی علمی یا سیاسی یا اخلاقی استعداد کی
بات کسی مضمون میں دکھا ہی نہ سکا۔ کیونکہ
[illegible] کرتا ہے [illegible] میں انقلاب ہوا
اور [illegible] جاتے ہیں گرانے لگا۔
گئے اور [illegible] کسی علمی اعتراض کی
توقع خدانخواستہ کیوں
ہوتی [illegible]
میاں حقیقت کے کسی
نامہ نگار صاحب [illegible]
[illegible] جس قدر [illegible]
[illegible]
بیٹھے۔ ہمیں ضرورت
نقل قول کی نہیں۔ ہم
صرف اتنا کہتے ہیں کہ
ہم کسی شیعہ مجتہد سے
[illegible] نہ شاعر سے
[illegible] نہ حکیم سے نہ
[illegible] علیٰ ہذا القیاس
[illegible] عالم سے نہ [illegible]
[illegible] سے نہ [illegible] سے
[illegible]
ہیں مذہب سے واسطہ ہی
کیا۔ [illegible]
"زیر [illegible] فارسی قلم
[illegible]"
میاں حقیقت کو اگر علم
و صدق سے کوئی واسطہ
[illegible] اور [illegible]
نہ ہو جاتا تو شاید خود ہی نوٹ [illegible] کر دیتے
کہ [illegible] مذہبی [illegible] نہیں۔ [illegible] صاحب
لغت مذہبی حیثیت سے کسی [illegible] ہیں۔ وہ
ترجمہ ہے جیسی شدید غلطی کوئی کرتا ہے [illegible]
سخت [illegible] ہوتی ہے۔ یہ اعتراض بالکل
خلاف واقع ہے۔ [illegible]



مزدور لگا ہے ہٹانے
[illegible]
[illegible] ایسی [illegible]

پہلے مرتبہ حقیقت کی ہے ایسے صدہا واقعات ہو
چکے ہیں مثلاً رسم پیر کا واقعہ کہ [illegible]
[illegible] بالکل الٹ [illegible]
کروائی پھر وہ سید صاحب [illegible]
پبلسٹی آفیسر کے قدموں پر ناک رگڑوائی۔
ادھر پبلسٹی آفیسر صاحب آئے اور ادھر معصوم
[illegible] تشریف لائے ہیں عنقریب
اپنے مواعظ حسنہ سے قادیان [illegible]
کرنے کا کام فرمائیں گے۔ واہ کیا ذات شریف
[illegible]
[illegible]
بھی ایڈیٹر [illegible] کے جلسوں [illegible]
[illegible] جو ایڈیٹر [illegible]
[illegible]
[illegible]
سنیوں کی موافقت کرکے دامن بھر لیا
پھر دونوں کو [illegible] کا مشورہ بھی

ثابت کر دیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہم سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دیا یا جواب کوئی [illegible]
ہو سکتا کہ اصلاح [illegible]
[illegible]
[illegible] ضرورت ہے
ایک معلم اخلاق کی جو [illegible]
کے ایڈیٹر [illegible]
علاج کرے۔

[illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

مہر عدالت

نوٹس [illegible]

[illegible]

مہر عدالت

سمن بغرض انفصال [illegible]

[illegible]

اودھ پنچ
رجسٹرڈ نمبر اے ۸۳

اودھ پنچ لکھنؤ

سفینہ [illegible]

[illegible] [illegible] سے زیادہ [illegible] کے
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

مجلدات اودھ پنچ [illegible]

چند سال کی جلدیں برائے فروخت موجود ہیں مجلدات خریدئے
علم و ادب ظرافت و نکات سیاست سے مالا مال ہیں
ہر کتب خانے میں محفوظ رہنے چاہئیں۔ قیمت
فی جلد ۔ معہ محصول۔ سنہ ۱۹۳۳ء کی جلد
خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ
سوم قیمتی عہ مفت نذر کی جائیگی۔
نیز مجلدات اودھ پنچ [illegible] [illegible]
فی جلد معہ محصول ڈاک [illegible] برائے خریدار۔
جلد ۱۹۳۱ء کے خریدار کو منتخبات اودھ پنچ
حصہ اول قیمتی عہ۔ اور جلد ۱۹۳۲ء کے خریدار کو
حصہ دوم قیمتی عہ مفت نذر کی جائیگی۔

مجلدات سنین ماضیہ

سنہ ۱۹۳۰ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے
فروخت موجود ہیں۔ قیمت فی جلد معہ محصول [illegible]
خریدار۔

منتخبات اودھ پنچ حصہ اول

دور ثانی کی قدیم جلدوں کے منتخب شدہ علم و ادب
کے حکیمانہ اور فلسفیانہ مضامین کا دلچسپ اور
سبق آموز خزینہ [illegible] یعنی اودھ پنچ کی تقطیع
کے ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت فی جلد عہ
علاوہ محصول۔
نیز حصہ دوم مشتمل بر ۲۰۰ صفحات مجلد عہ
محصول ڈاک علاوہ۔
حصہ سوم۔ منتخبات بشرح [illegible] مجلد عہ
علاوہ محصول۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ